جنوبی ایشیائی کہانیوں کی دریافتفت

ان اشیاء کے ذریعہ بنگالی، ہندوستانی اور پاکستانی ثقافتی ورثے کی مقامی برادری کے ساتھ تعاون سے ذاتی عکس، تحقیق اور یادیں دریافت کریں۔

پینے کے پانی کا چشمہ

گرینڈ گیلری (گرینڈ گیلری)، سطح 1

لوہے کا بنا یہ پینے کے پانی کا چشمہ والٹر میک فارلین کے گلاسگو میں واقع ساراسین فاؤنڈری نے 1880 کی دہائی میں بنایا تھا۔ 1851 کی عظیم نمائش میں، بھارتی پویلین انتہائی مقبول ہوا تھا۔ اس نے ہندوستانی ڈیزائن میں دلچسپی پیدا کی، جس نے آنے والی دہائیوں میں برطانوی آرٹ اور ثقافت پر بڑا اثر ڈالا۔

اس کے بدلے میں برطانوی کالونیوں نے ریلوے، چراغوں، چشموں کے لئے کاسٹ لوہے کے ٹکڑوں کا استعمال شروع کردیا۔ یہ ممکن ہے کہ پینے کے پانی کے چشمے کا ڈیزائن برطانوی کالونیوں میں سے ایک کی ثقافت سے متاثر تھا، اور جنوبی ایشیا اور ہندوستانی فنکارانہ انداز کا اثر اس کے پیچیدہ طور پر سجے ہوئے گنبد اور محرابوں، اور پھولوں، گریفنز اور کرینز جیسے ڈیزائن کے نمونوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

سُرمہ دانی یا کاجل کی ڈبیا

طرز زندگی (طرز زندگی) گیلری، سطح 1

جنوبی ایشیا کے گھروں میں سُرمہ دانی یا کاجل کی ڈبیا کو ایک خاص مقام حاصل ہے، ہر گھر میں یہ ہوتے ہیں اور عورتیں انہیں اپنے آپ کو سجانے کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ اس برتن کا پیچیدہ ڈیزائن مضبوط جڑوں والے درخت کی یاد دلاتا ہے، جو نسوانیت کی علامت ہے۔ ماضی میں مسلمان خواتین اور مرد نہ صرف حفاظتی اور مذہبی مقاصد کے لیے بلکہ اپنی آنکھوں کو پرکشش اور پراسرار بنانے کے لیے بھی دھواں دار کاجل یا سرمہ کا استعمال کرتے تھے۔

”یہ ایک خاندانی معاملہ تھا جب ہم نے اپنی دادی اور ماؤں کو گھر میں کاجل یا سرمہ بناتے دیکھا۔ اسے انگلی یا پتلی لکڑی کی نوک سے آنکھوں پر لگایا جاتا تھا۔ کاجل خاص طور پر نوزائیدہ بچوں، دلہنوں اور دولہوں کو لگایا جاتا تھا تاکہ انہیں بری نظر سے بچایا جا سکے۔“

سندھ، پاکستان کے اسکارف

طرز زندگی (طرز زندگی) گیلری، سطح 1

اس اسکارف میں پاکستان کے صوبہ سندھ کے لوگوں کا خوبصورت آئینہ اور دلکش سوئی کا کام دکھایا گیا ہے۔ یہ ہندوستان کے مغربی حصوں، یعنی گجرات اور راجستھان میں بھی عام ہے۔ اس میں احتیاط سے کٹے ہوئے کپڑے کے ٹکڑوں کو جیومیٹرک طور پر ترتیب دیے گئے انداز میں بنیادی کپڑے پر سِلا جاتا ہے، اور آئینے چمکدار رنگ کی بنیادی کپڑے میں عکس کا اضافہ کرتے ہیں۔ ثقافتی تہواروں کے دوران اس طرح کے زیورات کے ساتھ کڑھائی والے ملبوسات کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اسکارف نے کی کمیونٹی کے ارکان کی سردیوں کی دھوپ بھری سہ پہر میں چارپائی پر بیٹھ کر خوبصورت پیٹرنز اور شیشوں کے ساتھ اپنے کام سلائی کرنے کی خوشگوار یادیں تازہ کر دیں۔ ”جب بھی ہم اپنے گھر میں سندھ کے نمونوں کی نمائش کرتے ہیں تو یہ ہمیں اپنے بچپن کی کہانیوں، اپنی ثقافت اور اپنے گھر کی طرف لے جاتا ہے۔“

پیسلے شال: بوٹا ڈیزائن

فیشن اور اسٹائل (فیشن اور اسٹائل) گیلری، سطح 1

پیسلے ڈیزائن اسکاٹ لینڈ کے سب سے مشہور ٹیکسٹائل پیٹرنز میں سے ایک ہے۔ لیکن جنوبی ایشیا میں اسے بوٹا کے نام سے جانا جاتا ہے جو بنکروں کا سب سے مشہور نمونہ ہے، جس کی ابتدا کشمیر کی وادیوں میں ہوئی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ایک قدیم زرتشتی (ایرانی) ڈیزائن سے متاثر ہے جو زندگی اور زرخیزی کی نمائندگی کرتا ہے۔ ”ہم اپنے کپڑوں، شالوں، دلہنوں کے لباس، زیورات اور مہندی کے ٹیٹو کی زینت بننے والے اس ڈیزائن کے ساتھ بڑے ہوئے۔“

برطانوی مینوفیکچررز نے 19 ویں صدی میں اس ڈیزائن کی نقل کرنے کی کوشش کی۔ ایک انگریز تاجر ولیم مورکرافٹ نے برطانیہ میں، جس میں پیسلے کی فیکٹریاں بھی شامل ہیں، سستے نقلی شالوں کی تیاری میں مدد کے لئے کشمیر سے مہارت حاصل کی۔ اس ڈیزائن نے دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کی جس کی وجہ سے ’پیسلے‘ مشہور ہو گیا، لیکن آج اس ڈیزائن کی ابتدا اور اس کے ہنر مند کاریگروں کا بہتر طور پر اعتراف ہونا چاہیے۔

شیطانی بادشاہ راون کا نقاب

کارکردگی اور زندگیاں (کارکردگی اور زندگیاں) گیلری، سطح 3

دس سروں والے شیطانی بادشاہ راون کا یہ حیرت انگیز ماسک نوراتری کے تہوار سے جڑا ہوا ہے، جو اکتوبر اور نومبر کے مہینوں کے دوران نو دن تک منایا جاتا ہے۔ اس تہوار میں جلاوطن بھگوان رام کی دانشور لیکن برے شیطان بادشاہ راون پر فتح کا جشن منایا جاتا ہے، جس نے ان کی بیوی سیتا کو اغوا کیا تھا۔ اس کے دس سر اس کی ذہانت کی نمائندگی کرتے ہیں۔

کمیونٹی کے ایک نوجوان رکن نے تبصرہ کیا: "آخر میں برا آدمی (راون) مارا جاتا ہے اور گاؤں کے لوگ رام اور سیتا کو بحفاظت گھر واپس پہنچنے میں مدد کے لیے تیل کے چراغوں سے راستے کو روشن کرتے ہیں۔" یہی وجہ ہے کہ ہندوستان اور جنوبی ایشیا میں لوگ نوراتری کے اختتام پر روشنیوں کا تہوار دیوالی مناتے ہیں۔

گھنگھرو

کارکردگی اور زندگی (کارکردگی اور زندگی) گیلری، سطح 3

جنوبی ایشیائی خواتین صدیوں سے گھنگرو پہنتی رہی ہیں، جس کی وجہ سے وہ جنوبی ایشیائی ثقافت کا لازمی حصہ بن گئے ہیں۔ جھومتی ہوئی 'چھم چھم' کی آواز اس بات کی یاد دہانی کراتی ہے کہ گھر میں ایک عورت موجود ہے۔ یہ بیویوں کے لئے اپنے شوہروں کو راغب کرنے کا بھی ایک طریقہ تھا۔

گھنگرو کو ہر ہندوستانی کلاسیکی رقاص/رقاصہ کے لیے مقدس سمجھا جاتا ہے، جو پرفارمنس کے لئے انہیں اپنی ٹانگوں سے باندھنے سے پہلے ان کی پوجا کرتا تھا/کرتی تھی۔ کوئی بچہ یا نوآموز ڈانسر 50 گھنٹیوں کے ساتھ شروع کرسکتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ مزید اضافہ کرے گا، جیسے جیسے وہ بالغ ہوگا اور اپنی صلاحیت میں ترقی کرے گا۔ چاندی کے پائل، جو ان گھنگروں کے باریک ورژن ہوتے ہیں، دولہا اپنی دلہن کو وفا اور محبت کی علامت کے طور پر تحفے میں دیتا ہے۔

مہاراجہ دلیپ سنگھ کے زیورات

فنکارانہ ورثہ (فنکارانہ ورثہ) گیلری، سطح 5

یہ زیورات کبھی مہاراجہ دلیپ سنگھ کے تھے جو 1843 میں پانچ سال کی عمر میں سکھ سلطنت کے آخری حکمران بنے تھے۔ انہیں نایاب ہیرے اور زمرد کے ہار، بریسلیٹ، بالیاں، انگوٹھیاں اور ٹیرا کا ایک بڑا ذاتی مجموعہ وراثت میں مل تھا۔ یہ زیورات سبھی ہندوستانیوں کے لئے خاص اہمیت کے حامل ہیں، جو انہیں بنانے والے کاریگروں کی ناقابل یقین مہارت کو ظاہر کرتے ہیں، لیکن

یہ برطانوی حکمرانی اور ہندوستان کی نوآبادیت، اور ان کے ساتھ آنے والی جنگوں، مصائب اور استحصال کی یاد بھی دلاتے ہیں۔ جب دلیپ سنگھ 16 سال کے تھے تو انہیں برطانوی راج کے تسلط میں ان کی والدہ سے چھین کر برطانیہ لایا گیا تھا، جہاں ان سے ان کی سکھ اور ہندوستانی شناخت چھین لی گئی۔

یاما کا پوسٹر - گنہگار کی سزا

فطرت سے متاثر (فطرت سے متاثر) گیلری، لیول 5

موت کے ہندو دیوتا یاما کے 19 ویں صدی کے پوسٹر پر بنگالی زبان میں ایک کیپشن ہے جس کا ترجمہ 'گنہگار کی سزا' یا جوموپوری میں، 'موت کے محل میں' ہوتا ہے۔

پوسٹر میں، جہنم میں مردہ روح کی حالت زار کو دکھایا گیا ہے اور ایک مرکزی پینل دکھایا گیا ہے جس میں یاما (یمراج) ایک رشی یا سنت جیسی شخصیت کے طور پر اپنے تخت پر بیٹھے ہیں۔ دوسرے

پینل دکھاتے ہیں کہ گنہگاروں کو ان کے گناہ کے مطابق کس طرح سزا دی جائے گی۔ گنہگاروں کو اپنے اعمال کے مطابق دوبارہ جنم لینے کے لئے مناسب سزا سے گزرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوبارہ جنم لینے کا عقیدہ ہندوؤں، جین اور بدھ مت کے ماننے والوں کا مشترکہ عقیدہ ہے۔

یورپی سامعین کے لئے، یاما کا پوسٹر عہد نامہ قدیم میں جہنم اور پرگیٹری کی تفصیلات کی بازگشت فراہم کرتا ہے۔

ہندو دیوی درگا

مجسمہ سازی میں روایات
(مجسمہ سازیمیں روایات)
گیلری، سطح 5

دیوی درگا کا یہ خوبصورت کانسے کا مجسمہ بھینس شیطان مہیشاسور کو مارتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ سنسکرت میں درگا کا مطلب ناقابل رسائی یا ناقابل تسخیر ہے۔ شیو جو کہ ہندو مت کے ایک اہم دیوتا ہیں، ان کی بیوی نہ صرف تین دیویوں لکشمی، کالی اور سرسوتی کی مشترکہ طاقتوں کی نمائندگی کرتی ہیں بلکہ انہیں الوہی نسائی طاقت

شکتی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، جسے وہ برائی اور بدی کی منفی قوتوں کے خلاف استعمال کرتی ہیں۔

درگا کا تہوار، جسے دسہرہ کے نام سے جانا جاتا ہے، ہندوں کے ذریعہ چاہے وہ جہاں بھی رہیں، منایا جاتا ہے۔ دیوی کی بڑی بڑی دلکش مورتیاں ماہر مجسمہ سازوں کے ذریعہ تراشی اور پینٹ کی گئی ہیں جن میں وہ اپنے شیر پر سوار ہوکر کھڑی دکھائی دے رہی ہیں اور شیطان کو مارنے کے لئے تیار لمبا نیزہ تھامے ہوئے ہیں۔

سورسندری پتھر کا مجسمہ

مجسمہ سازی میں روایات (مجسمہ سازی میں روایات) گیلری، سطح 5

یہ پتھر کی نقاشی وسطی ہندوستان میں مدھیہ پردیش کے کھجوراہو کے مندر کی ایک سورسندری ہے، جسے ایک خوبصورت روح، یاکشنی کہا جاتا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جو لوگ ان روحوں سے دعا کرتے ہیں انہیں نعمتیں یا انعامات ملتے ہیں، مثال کے طور پر کاروبار، زراعت یا محبت کی زندگی میں خوش قسمتی۔

ہندوستان میں پتھر تراشنے کی روایت دنیا کی امیر ترین روایات میں سے ایک ہے، جس کی مہارت باپ سے بیٹے کو سونپی جاتی ہے۔

کھجوراہو کے مندروں پر نقش و نگار صحت اور تندرستی کے بارے میں قدیم سنسکرت متن، کام سوترا سے متاثر ہیں۔ صرف دس فیصد نقش و نگار شہوت انگیز نوعیت کے ہوتے ہیں، اور باقی روزمرہ کی سرگرمیاں دکھاتے ہیں یا متن میں بیان کردہ صحت مند زندگی کی تعلیم دیتے ہیں۔

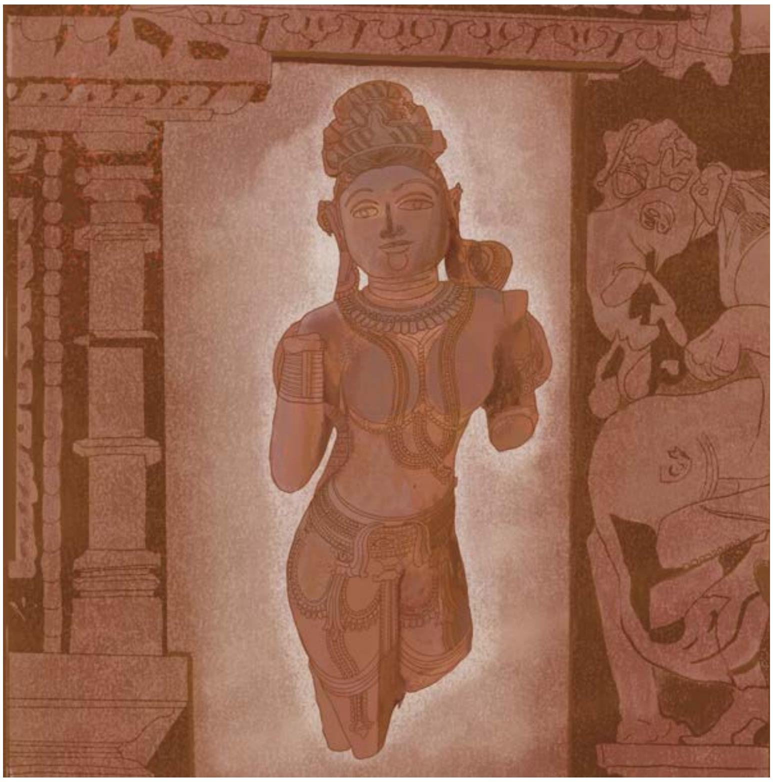

اس ٹریل کو نیشنل میوزیم سکاٹ لینڈ کے عملے اور نینسی میسی چیریٹیبل ٹرسٹ کے تعاون سے جنوبی ایشیائی کمیونٹی کی تنظیم ’نیٹ ورکنگ کی سروسز‘ (NKS) کے ارکان نے ترتیب دیا اور لکھا ہے۔

Empowering Women And Families Since 1987 NKS Networking Key Services Ltd

NMCT

تصویریں © مالنی چکرورتی

نیشنل میوزیم سکاٹ لینڈ، سکاٹش چیریٹی SC011130

National Museum of Scotland